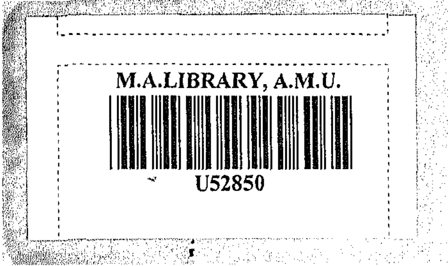
1761



M.A.LIBRARY, A.M.U.
U52850

نمبر ۱



عرف عشق

باوفا عاشق

حسب فرمائش حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ

باہتمام خاکسار حامد علی سنہ ۱۹۲۹ء

در مطبع سعیدی بلوچپورہ لکھنؤ طبع شد

نغمہ نیاز اصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



حمد باری تعالےٰ

تری ذات پاک ہے اے خدا تری شان جل جلالہ — ترا نام مالک و کبریا تری شان جل جلالہ

یہ زمیں بنی وہ فلک بنا یہ بشر بنا وہ ملک بنے — ترے لفظ کن کا ظہور تھا تری شان جل جلالہ

جسے چاہے مردہ اٹھائے تو جسے چاہے زندہ بنائے تو — ترے ہاتھ میں ہے فنا بقا تری شان جل جلالہ

کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بینوا و فقیر ہے — جسے چاہا جیسا بنا دیا تری شان جل جلالہ

ہر چمن میں تو ہی تو رنگ و بو ہے زباں پہ طوطی کی تو ہی تو — پڑھے کیوں نہ بلبل خوشنوا تری شان جل جلالہ

غزل نیاز

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا — از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا

اسرار احمدی سے آگاہ ہو سو جانے — تو نور ہر شجر ہے ہر سنگ طور تیرا

ہر آنکھ تک رہی ہے تیرے ہی منھ کو پیارے — ہر کان میں ہوں پاتا مستور شور تیرا

جب جی میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے — پھر دل سے دور کیسے ہو قرب یا حضور تیرا

گر حرف بے نیازی سرزد نیاز سے ہو — پتلے میں خاک کے ہے حرف غرور تیرا

غزل محزون

آنکھ پائی ہے حسینوں نے لڑانے کے لیے — دل دیا حسن نے ہمیں بار اٹھانے کے لیے

ظلم جو تجھ پہ ازل میں ستم آرا ٹھہرے — میری تخلیق ہوئی رنج اٹھانے کے لیے

کیا کہا پھر کہو کہتا ہے [illegible] ہم ہیں — آئینہ کیسے اسکا لاؤں دکھانے کے لیے

آپکو چھوڑ کے میں اور کو چاہوں توبہ	آپ کیا ظلم ہیں مرے دل کے جلانے کے لیے
شکوہ کا رنج والم تیرا عبث ہے مجنون	دل ہو آنے کے لیے جان ہو جلانے کے لیے

غزل بسمل

عاشقِ بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا	آپ جو ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا
ہر میں جب دلبر نہ ہو کسطرح دلبر میں رہے	جب نہ ہو آرام دل تو پائے دل آرام کیا
ابتدائے عشق میں ہم تو گئے جی سے گذر	ہو محبت کا الٰہی دیکھیے انجام کیا
ہیں جو بسمل شیفتہ گیسو سے روئے یار کے	وہ سمجھتے ہی نہیں ہیں کفر کیا اسلام کیا

غزل مضطر

علاج دردِ دل تمسے مسیحا ہو نہیں سکتا	تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا
دمِ آخر مری بالین پہ مجمع ہے حسینوں کا	پھر آنا اے قضا اسوقت پردا ہو نہیں سکتا
تمھیں چاہوں تمھارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں	مرا دل پھیر دو مجھسے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا
نہ بدلو اپنے اپنایت کے برتاوے تم اے مضطر	پرایا مال ان باتوں سے اپنا ہو نہیں سکتا

غزل

موسے پیت کا وعدہ کرکے پیا کیوں پیت نبھانا چھوڑ دیا	وہ مہر کی انکھیاں پھیر لیں لیکن وہ دم دم آنا چھوڑ دیا
کس پیار سے پہلے پیت لگا سب تن من اوہ لیا	اب ایسے ہیں اس بس میں پیا اس بس کا آنا چھوڑ دیا
ذرا درس دکھا کر بول بچن تو ری بول کے واری سب تن من	اس اس میں کھویا سب جوبن ور لینا بیگانہ چھوڑ دیا

تضمین بر غزل حافظ علیہ الرحمۃ

اس دلربا صنم کا حسن ہے کیا نرالا

آنکھیں دکھا کے اسنے سو بت مجھکو مارا	کچھ بس چلا نہ اپنا بے ساختہ پکارا
دل میرود ز دستم صاحب‌دلان خدا را	دردا که راز پنهان خواهد شد آشکارا

دردا که راز پنهان خواهد شد آشکارا

ناصح نہین مرادِ دل کعبہ کا آرزومند — بدنام عاشقی ہون دیتا ہی کیون مجھے پند
بزم بتان کا جانا ممکن نہین کہ ہو بند — در کوے نیکنامی مارا گذر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا

دریاے عاشقی ہی آفت کا موج انگیز — اور رات ہے اندھیری ملاح کو ہی پرہیز
طوفان نے کر دیا ہے جام حیات لبریز — کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم دیدار آشنا را

غزل امیر مینائی مرحوم

تو جہان بن ٹھن کے نکلا خلق دیوانی ہوئی — جامہ زیبی سے تری کس کسکی عریانی ہوئی
اللہ اللہ کس قدر ہین آشناے حسن و عشق — بال ادھر بکھرے ادھر دلکو پریشانی ہوئی
مجھسے تجھسے ہو چکی ہے گفتگو روز ازل — جھینپنے والی ہی کہان آواز پہچانی ہوئی
حضرت یوسف نے اچھا گل کھلایا مصر مین — چاک دامانی سے پیدا پاک دامانی ہوئی
جب ہوئی وحشت تری کوچہ ہی مین نکلے چھپنے — خاک بھی سر پر وہی ڈالی جو تھی چھانی ہوئی
مجھکو ڈیوڑھی پر بٹھا کر آپ گھر مین سو رہے — عاشقی کا ہے کو ٹھہری یہ تو دربانی ہوئی
عاصیون کو دیکھ کر آغوش رحمت مین امیر — بیگناہون کو قیامت مین پشیمانی ہوئی

غزل تراب

مجھے تو مارا حیا نے تیری کریگا مجھسے حجاب کبتک — دکھا دی مکھڑا اٹھا دی پردہ رکھیگا منہ پر نقاب کبتک
بھلا یہ پوچھے کوئی صنم سے ہوئی ہے تقصیر کون ہمسے — جو باز آتا نہین ستم سے یہ ظلم جور و عتاب کبتک
مرے حریفون سے کرکی یاری ہوا شریک شراب خواری — بھلا مین کیسے کرون نہ زاری جلون مثل کباب کبتک
امنگ ہے یہ تری جوانی تو کر لو بندہ سے لن ترانی — یہ بات اچھی نہین ہے جانی رہیگا حسن شباب کبتک

رہی ہو غیر کے گھر میں دن بھر رشک یا رونکو آئے کیونکر	کبھی وہ آتا نہیں مری گھر رہو نہیں غم میں خراب کب تک
دلا سراپا سرور ہو جا نکلکے ظلمت سے نور ہو جا	خدا کے نقشہ میں چور ہو جا رہیگا مست شراب کب تک
مجھے تو آتی ہے دلیہ رقت کہ عشق بازی ہے اسکی خلقت	تو نام صورت میں فی الحقیقت حقیقتا رہیگا تراب کب تک

غزل حافظ علیہ الرحمۃ

دیدہ لبریزم سراپا انتظار کیستم	ذوق دیدار تو دارم بیقرار کیستم
کشتہ آن خال مشکین لبستہ زلف سیاہ	گر مسلمان نیستم زنار دار کیستم
کشتہ صیاد عالم زخم شمشیر نگاہ	نیم بسمل گشتہ ام یارب شکار کیستم
صید دام افتادہ را صیاد میگردد قفس	حیرتے دارم کہ یارب من شکار کیستم
حافظم در مدرسہ در روئے کشتم در میکدہ	سخت حیران گشتہ ام من از شکار کیستم

غزل مغربی

ہر سو کہ دویدیم ہمہ سوئے تو دیدیم	ہر جا کہ رسیدیم سر کوے تو دیدیم
روے ہمہ خوبان جہان را بتماشا	دیدیم و لے آئینہ روے تو دیدیم
ہر قبلہ کہ گیرد دلم از بہر عبادت	آن قبلہ دل را خم ابروے تو دیدیم
در ظاہر و باطن بمجاز و بہ حقیقت	خلقے دو جہان را ہمہ رو سوے تو دیدیم

غزل حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ

نہ من بیہودہ گرد کوچہ و بازار میگردم	مذاق عاشقی دارم پے دیدار میگردم
خدایا رحم کن بر من پریشان وار میگردم	خطا کارم گنہگارم بحال زار میگردم
شراب شوق می نوشم بگرد یار میگردم	سخن مستانہ میگویم و لے ہشیار میگردم
خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان	مریض و ناتوانم بیکس و ناچار میگردم
گہے خندم گہے گریم گہے افتم گہے خیزم	مسیحا در دلم پیدا و من بیمار میگردم

ساقی عنایت کن تو مولانای رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم

غزل حضرت جناب حاجی امداد اللہ صاحب روحی فداہ

اگرچہ بیخودم ہستم ولے ہشیار میگردم
بباطن شاہ کونینم بظاہر خوار میگردم

مرا از لطیبت با جانان چو بوئے غنچہ بعرض خود
بصورت زو جدا ہستم اگرچہ سایہ وار میگردم

عجب بیخود و ہشیارم کہ طرفہ ماجرا نیست
کہ دلداری بہ بردارم پئے دلدار میگردم

چو شد منظور قتل من تغافل چیست ای قاتل
کہ سر بر کف کفن بر دوش گرد دار می گردم

شراب شوق عالم را تو می طلبی و می بخشی
مگر محرم گرد خانہ خمار مے گردم

مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز
کہ سودائش بسر دارم زمین پیکار میگردم

بیا از رحمت کن دل امداد را روشن
کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

غزل

ظاہر میں کہیں رہتے ہیں باطن میں کہیں ہیں
یہ وصف الٰہی میں ہے کہ ہیں اور نہیں ہیں

غائب کبھی آنکھوں سے کبھی گرم تجلی
گاہے متفرق ہیں گہے دل کے قریں ہیں

آتے ہیں خیالوں میں نگاہوں میں دلوں میں
پھر ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم [illegible] ہیں

کعبے میں کلیسا میں کہاں تک میں پکاروں
دے دیجئے آواز اگر آپ کہیں ہیں

غزل

در پہ سے ہم در دولت پہ صدا دیتے ہیں
آج دیکھیں مرے خواجہ مجھے کیا دیتے ہیں

بھول جاتا ہے جو کبر کی تری راہ کوئی
حضرت گنج شکر آکے بتا دیتے ہیں

نہ ہمیں محبت میں پھنسے [illegible] چھپا
آپ بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں

چتکیاں لیتی ہے زنارہ کے [illegible] فرما
بار دل مجھ سے ٹھہر ٹھہر کے اٹھا دیتے ہیں

اپنے بندے کو بنا دیتے ہیں محبوب مولیٰ
شان لیوت شدہ توازی کی دکھا دیتے ہیں

میرے صدا پر ترے قربان پکاروں کب تک — منھ سے فرماؤ خدا کے لیے ہاں دیتے ہیں
درس آموز حقیقت میں وہ جلوے تیرے — سبق انی واناکا وہ پڑھا دیتے ہیں
رحم کر رحم حسین ابن علی کا صدقہ — تیرے محتاج ترے در پہ صدا دیتے ہیں

غزل فطرت

باغ جہان میں اک گل رعنا تمہی تو ہو — عالم ہو جس پہ والہ و شیدا تمہی تو ہو
ہان ہان انہی لبون نے تو مردے جلائے ہین — کہتا تو ہون حضور مسیحا تمہی تو ہو
عالم ہے مبتلا ترے حسن و جمال کا — کونین مین دلون کی تمنا تمہی تو ہو
مین کیا بتاؤن قبلۂ عشاق کون ہے — سب جانتے ہین کعبہ و دلہا تمہی تو ہو
انجان بنکے پوچھتے ہین کس ادا سے وہ — فطرت ہے جنکا نام وہ رسوا تمہی تو ہو

غزل نیاز

افسانہ مرے درد کا اس یار سے کہدو — فرقت کی مصیبت کو دل زار سے کہدو
مین عشق کے مشرب مین ہون اے شیخ و برہمن — جا جال مرا سبحہ و زنار سے کہدو
اک مین ہی نہین تو بھی ہے ان آنکھوں کا مارا — اے اہل نظر نرگس بیمار سے کہدو
مشکل جو نیاز آکے پھنسو قعر مین درپیش — جا شاہ نجف حیدر کرار سے کہدو

غزل تراب

مے وحدت سے اے ساقی لبالب ایک ساغر دے — مین بندہ تیرا ہیجا ہون تو منوالا مجھے کر دے
پلا ساقی مجھے وہ مے جو ذوق بیخودی بخشے — رگ و ریشہ مین میری کیفیت منصور کی بھر دے
تو شیخ جام کر مجھکو قسم ہے میرے شیخ تجھ کو — سقاہم ربہم پڑھکے تراب آگے مرے دھر دے
ملامت عشق بازی کی اٹھائے کون شیخی مین — تراب اس کام کا تو ہے کہ سر کاٹ کے دھر دے

غزل شمس تبریزی

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی — بر گزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

زین حضرت حق صدر بدر کائنات — نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی
شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب — تا نہادہ بر سرت و گنبد خضرا توئی
یا رسول اللہ تو دانی ہیئات عاجزان حیران — شاہ جہان را پیشوا و رہنمائے ما توئی
شمس تبریزی چہ داند نعت تو بیان — مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

غزل

یا رسول اللہ کریمی سیدی — انت مولائی حبیبی مرشدی
لطف فرمان شان رحمانی توئی — دستگیر از فضل ربانی توئی
یا حبیب اللہ یا نور الہدیٰ — یا جمال اللہ یا خیر الوریٰ
اے زور کا سب مسیحائی دہند — ز ورد للہی و مولائی دہند

دادر اشفاق

مزہ دیتے ہیں کیا یار تیری بال گھونگھر والے — ایسا زلفوں کا ہے جال جس نے کھینچی دل کی کھال
ہے یوں جان کو کے خیال تیری بال گھونگھر والے — مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے
برسوں دل کو غم کھلو کے + لاکھوں اسنے تڑپا کے — عاشق ہوش نہ لینے پائے بانکی چتون کو سمجھا کے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے — جب سے ہوئی ہے تیری دوری ایسی حالت ہے مجبوری
رنگت رخ کی ہے کافوری + طوفان بہتے ہیں نالے — مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے
تیری ابرو ہے وہ قاتل جس نے کیے ہزاروں گھایل — تیری ادا ہے ایسی بسمل جس سے ہیں کھون متوالے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے — ہوں یوں قید غم میں قید جیسے عمرو کا تھی زبید
مرغ دل ہے اپنا صید تک صیاد کے ہو نہیں پالے — مزہ دیتے ہیں کیا یار تیری بال گھونگھر والے
تیری دید کا ہے مشتاق تیری فرقت کیا ہے شاق — تیری یاد میں یہ اشفاق کب تک کھائے غم کے بھالے
مزہ دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگھر والے

ترانہ

دل ناداں کو ہم سمجھائے جائیں گے

ہجر میں جن کے جان چلی ہے
نہ وہ اہل ستم بلوائے جائیں گے

سخت پتھر سے زیادہ ہے ترا دل قاتل
ہوئی آسان نہ جاں نثار کی مشکل قاتل

نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل
دہن زخم پکارا کیا قاتل قاتل

کسے زخم جگر کے یہ چیر کے دکھائے جائینگے

غزل امیر

اک پوشیدہ کمر یار نے کیا رکھی ہے
آنکھ بھی مشکل دہن ہم سے چھپا رکھی ہے

کھینچ شمشیر ادا میاں میں کیا رکھی ہے
یہ بھی کیا گھات ہے قاتل جو چھپا رکھی ہے

ہجو مے بیٹھ کے مسجد میں نہ کر اے واعظ
ایسی شے ہے کہ قیامت یہ اٹھا رکھی ہے

اک ذرا وحشت دل بڑھ کے غیر تو لینا
خاک کیا نجد میں مجنون نے اڑا رکھی ہے

بزم مے میں جو گئے ہم تو کہا ساقی نے
اک صراحی تری خاطر بھی لگا رکھی ہے

نگہ ناز سے بھی دیکھ جو کرتا ہے حلال
یہ ادا کس کے لیے تو نے اٹھا رکھی ہے

سامنے کرنے لگا مجھ سے یہ قاتل نے کہا
کہ ترے دم کو یہ تلوار لگا رکھی ہے

نہ دکھاتے ہیں کمر کو نہ دہن کو یہ بت
اچھی جو چیز ہے وہ آپ اڑا رکھی ہے

حشر کے دن نہ شکایت میں کمی کر اے دل
اب یہ کس دن کے لیے تو نے اٹھا رکھی ہے

نمک افشاں جو ہوا زخم پہ وہ ہنس ہنس کر
میں یہ سمجھا کوئی قاتل نے دوا رکھی ہے

غیر کے ساتھ وفا کر کے وہ ہم سے بولے
یہ وہی بات ہے جو تم نے بتا رکھی ہے

نزع میں آؤ تو پھر اسکو تصدق کر دیں
جان اک سا رمق ہم نے بچا رکھی ہے

یار مختار ہے جو چاہے کرے ہم سے امیر
گردن عجز نہ تیغ رضا رکھی ہے

غزل جلال

دیکھ لیتے وہ ادھر بھی کبھی آتے جاتے
خاک میں نیچی نگاہوں سے ملاتے جاتے

راہ مین اپنی بنایا تھا ہمارا مدفن
کوئی ٹھوکر تو لگا دیتے تم آتے جاتے
مر بھی آئے ہمین زندہ نہ تو پائے گا
جان جائیگی ہماری ترے آتے جاتے
زندگی کد گذرتی کبھی یون بھی کوئی رات
روٹھتے جاتے وہ ہم اونکو مناتے جاتے
جب یقین آتا کہ سچے ہین تمھارے وعدے
جھوٹی قسمین تو سر کی مری کھاتے جاتے
سر گلے پر مجھے گالی کوئی دیتے شب وصل
کچھ مری سنتے کچھ آپ اپنی سناتے جاتے
مبتلا ان شوخ کا ہون سے جو تھا مد نظر
ہم سے بھی حضرت دل آنکھ ملاتے جاتے
اسکا کیا شکوہ کہ پہلو مین نہ ٹھہرے یہ جلال
دل ٹھہرنے کی کوئی شکل بتاتے جاتے

غزل ظفر

بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ
اسی رشک پری پر جان دیتا ہون مین دیوانہ
ادا جسکی ہے بانکی ترچھی چتون چال مستانہ
بنے کیونکر ہمارا اس پری پیکر سے یارانہ
وہ بے پروا ہے مین سودائی وہ سنگین دل مین دیوانہ
ظفر وہ زاہد و بیدرد کی ہو حق سے بہتر ہے
کوئی سنتا نہین اب لیلی و مجنون کا افسانہ

غزل

طور پر موسی سے کہدو بے نقاب آنیکو ہے
باہر و پردہ سے باہر بے حجاب آنیکو ہے
روز محشر خوف کیا ہے حق کیجانب سے محققین
شافع محشر محمدؐ کو خطاب آنے کو ہے
ہوش رہتا ہے بھلا دیکھین کسے روز جزا
سرور دین حشر کے دن بے نقاب آنیکو ہے
اے فرشتے ٹھہر جا مت کر ابھی تو قبض روح
جنکو کہتے ہین محمدؐ وہ جناب آنیکو ہے
احمد ذیشان گھر سے ہین اسطرف معراج مین
اسطرف پردہ سے وہ خود بے نقاب آنیکو ہے

غزل فلق

شہر مین ملکر مرا ترک ستم ایجاد آیا
خون بہا ہاتھ مین لیتا ہوا جلاد آیا
باغبان آیا گلستان مین نہ صیاد آیا
جو کوئی آیا مری جان کو جلاد آیا

بعد مرگ آئی لب گور فریدوں سے صدا
چین اب دہن مادر کا ہمیں یاد آیا

ہیں وہ دیوانہ ہوں رگ میں چھپا نشتر غم
فصد بھی کھولنے آیا تو یہ فصاد آیا

کوہ صحرا کی طرف ہم جو قلق جا نکلے
قیس و فرہاد لگے کہنے کہ استاد آیا

غزل رنگین

نہ چھیڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں
جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں

حیا دل میں سے ان کے جاتی نہیں ہے
وہ آنچل کو منہ سے چھپائے ہوئے ہیں

گلہ بخت کا اور نہ شکوہ فلک کا
دل غمزدہ کے ستائے ہوئے ہیں

مزار شہیدان پہ قاتل یہ بولا
یہ سب گھر ہمارے لبائے ہوئے ہیں

پڑی ہے جو مشکل نہ گھبراؤ رنگین
علی بہر امداد آئے ہوئے ہیں

غزل عاصی

ترے انداز نے مارا مجھے ناگن بنکے
زلف پرپیچ نے بھی ڈس لیا ناگن بنکے

تیر مژگان نے تری کر دیا گھائل مجھکو
چشم جادو نے تری عشق کی گوئیں بنکے

نیم بسمل سا تڑپتا ہوں تری فرقت میں
اپنے سینے سے لگالے مجھے ساجن بنکے

تیری فرقت میں اگرچہ میں مرون ہی جانان
پھول تربت پہ چڑھانا مری مالن بنکے

عاصی مشتاق ہے کر وصل سے دلشاد ذرا
ورنہ محشر میں رہوں گا ترا دشمن بنکے

غزل ظفر

خار حسرت تیرے بن دل میں کھٹکتا جائے گا
مرغ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا

دیکھئے کب تک جواب خط سے آنکھیں شاد ہوں
راستہ دیکھا نہیں قاصد کھٹکتا جائیگا

جان جائیگی جو عشق عارض گلگون میں
تختۂ تابوت مثل گل مہکتا جائے گا

میں وہ کشتہ ہوں کہ میری لاش پر لے دو سبو
اک زمانہ دیدۂ حسرت سے تکتا جائیگا

بین کے افشاں بام پر پھر جذب ہت جائیو
اے صنم جو دیکھ لے گا سر پٹکتا جائیگا

مر گیا ہون مین کسی کی حسرتِ دیدار مین	قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائے گا
ظفر قائم رہیگی مملکت تسلیم ہند	اخترِ اقبال اس گل کا چمکتا جائے گا

غزل ظفر

بلائین زلف جانان کی اگر لیتے تو ہم لیتے	بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے
نہ لیتا کوئی سودا ہوا بازار محبت کا	مگر جان نقد اپنی بیچکر لیتے تو ہم لیتے
جو ہوتا ہم سے ہم بستر تیا پھر ترا کیا جاتا	تڑپ کر کروٹین دن رات گر لیتے تو ہم لیتے
تجھے کیا کام تھا اے بیخبر جو ڈھونڈھتا پھرتا	دل گم گشتہ کی اپنے خبر لیتے تو ہم لیتے
لگا یا جام ہونٹونسے جو اُسنے ہمکو تشک آیا	کہ بوسہ اُسکے لب کا اے ظفر لیتے تو ہم لیتے

غزل

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہے	بیٹھے بیٹھے کھینچے جاتے ہو یہ نقشا کیا ہے
کس سے بگڑے ہو خفا کس پہ ہو نقشہ کیا ہے	بت بنے بیٹھے ہو صاحب یہ تماشا کیا ہے
مین بھی چھوٹا مرے شکوے بھی سر اسر چھوٹے	تم ہی سچے چلو اس بات کا جھگڑا کیا ہے
ایک ہی جلوہ مین بیخود ہوئے غش مین آکر	کتنے اے حضرت موسی ابھی دیکھا کیا ہے

بھجن

ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔ سم درسی نام تمہارو چاہو تو پار کرو۔ ہمارے پربھو اوگن
انترہ اک ندیا اک نالہ کہاوت میلو نیر بھرو جب دو ملکے ایک برن بھین گنگا نام پڑو۔ ہمارے
انترہ اک لوہا پوجا مین رکھت اک گھر بدھک پڑو۔ سو دبدھا پارس نہین جانتا کنچن کرت
کھرو۔ ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔
انترہ اک مایا اک برمھ کہاوت سور شیام جھگڑو۔ ا کو نرباہ کرو پربھو نہین برن
جانت پڑو۔ ہمارے پربھو اوگن چیت نہ دھرو۔

بسنت

میرو پیا پردیس گیوری مالن اب نابلنت کرون ۔ گر مالن پورا دکھا دے ۔ پورن دیکھ ڈرون ۔ ان پورن ہمکا بوروا ۔ مین تو برہا کے مارے مرون ۔ میرو پیا ۔ ابنہ تھی بوڑے بلسو بھی پھولے کیسر رنگ کرون ۔ کیسر رنگ کی چونریہ پہنون ۔ ماتھے نہ بندی جڑون ۔ میرو پیا پردیس ۔

بسنت

مدھ ماتی کو بلیا ڈار ڈار ۔ مورے انگن بولت یار یار یہ بین کے بدن پر من جور نا پروی مارے کرت شور ۔ موہے بلکھ بلکھ کے ہوت بھور ۔ مورے درگن بہت جل دھار دھار ۔ مدھ ماتی ۔ جو بدھنا مو ہے پنکھ دیت اوڑ جاتی سانس پیا پاس لیت شیو پر شاد پیٹ کبھی اچیت ۔ مین تو ڈھونڈھ پھری سار اہار ۔ مدھ ماتی کو بلیا ڈار ڈار ۔

کبت

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے جب ہی تب چونک اوٹھے بر کھیان دو لاری + شیام سکھی چھیل چھینڈ پڑے تم کا ہیکو بھیکہ بناوت تاری ۔ دیکھین تو وہ پریم پڑو تپ مین ہم روپ کیو للہاری + پد ماکر یوسج ناری کہین ہم رہین للہاری کہ کو وَن ہاری + ہاتھ پہ ہاتھ

ساون دیس

کہیو رے بالم سے گھر آوین رے ۔ دیکھین کو جیہ ہوے

انترہ انگنا تو مورے لپکھے مار ہوت دہر نہ بھی بدیس سمجیا تو مورے لپکھے ناگن بن پیا ڈس جائے ۔ کہیو رے بالم

انترہ سانپ نے چھوڑی کیچلی ندیا چھوڑا کرار ۔ سیان نے چھوڑا جو بتا دیکھ سہو نہ جائے ۔ کہیو رے بالم سے گھر آوین رے ۔

ہولی

ا تو پھاگ کھیلوں انھیں سنگ۔ جن بارے سے دیکھو ہے سگرو انگ۔ میں تو
پھاگ کھیلوں انہیں سنگ

انترہ یہ جوری جھکجھوری میں کر ہیں نئی ریت سکھی نوبے ڈھنگ ابیر گلال
نگیوں جو پہیوں ۔ کر ہیوں ٹھیک سکھی در بہوں رنگ۔
میں تو کھیلوں پھاگ انھیں سنگ۔

انترہ لپٹ جھپٹ جن گرٹا لگایو رس لنہو موہ کینو تنگ عظمت وا کو
سوانگ نہیو ناچ نچیوں پلیہوں بھنگ
میں تو کھیلوں پھاگ انھیں کے سنگ

ہولی

میں تو پیا تورے رنگ میں سمائے رہی - اور رنگ موہے کیا رے پڑی میں
تو پیا تورے رنگ وہی رنگ ریز وہی میں تو جینک چنریا رنگائے رہی
اور رنگ موہے - ہمرے پیا ہم پیا کے رسی سجنی سیاں پہ چیر اگوائے رہی۔ اور
رنگ موہے کیا رے پڑی -
ہاتھوں کے کنگنے سنگی ستانی انگ بھبھوت رمائے رہی اور رنگ موہے کیا رے پڑی
میں تو پیا تورے رنگ سمائے رہی -

اڈھا

مچھریا بیندیا لیگئی مور۔ کھاڑی میں جمنا ہو روزن مچھریا
انترہ جاتے تھے کھو موتے یارے پلم سوں۔ جمنا میں جال چھڑا دین مچھریا بیندیا
انترہ جائے کہو مور کے چھوٹے دوریوں جمنا میں بلنسی لگا دین مچھریا بیندیا
دادرا پیلو

رات بالم ہم سنے روٹھے جائے راتی کریا

انترہ بتین تو موراامن سہر لینو ٹوپی ڈالے مسلولیا۔ ہاتھ بر تھی حیکت آوے کمر سے باندھے کر ٹریا۔ رات بالم۔

کھمٹا بھیروین

ایسے بیدردی کی دوستی کیا گھڑی ہو وے خوشی گھڑی ہو وے خفا ایسے بیدردی

انترہ پہلے سے جانتی یاری نہ کرتی ناحق مین نے دل کو دیا ایسے بیدردی کی

دادرا

مرلیا کاہے گمان بھری۔ جب ٹوری جاتو سر پہچان مجھوین کی لکڑی کیجون مرلیا پر بھو کر سو ہے۔ کیجو نکی ادھر دھری۔ مرلیا کاہے گمان بھری سر مین پتے کبھی مین دیوون دھیان دھرے۔ سور شیام مین کبھی گوان ہر ہر بیدھیان دھرے

ٹھمری

سیان تورے پیان لاگوں بھیان ناٹر وا رو

اپنی کہت نا سنت موری اتنی بر جھری کرز بیچو بھیان جھک جھور سیان تورے پیان

اک بر جاری دیکھی تور ی چتر ائی موہ چنوت چھون اور سوموری آلی

نصیر پیا سے کچھ بس نا چلت موریکی کرت ہر دم کر جور۔ سیان تورے پیان

ٹھمری

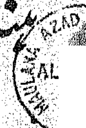
سانولیا کو کون بین ڈھونڈھن جاؤن

انترہ گوکل ڈھونڈ بندر این ڈھونڈھ پھرے نند گاؤں۔ سانولیا کرنے بین

انترہ ڈھونڈ جو پھری موہے کو ؤ بتاوت آن ملے وہی گھاؤں۔ سانولیا کو کونے

انترہ سور شیام موہے آن ملا دیہہ جیر ئن ملجاؤن۔ سانولیا کو کونے بن۔

ہندوستان کی مشہور معروف دلچسپ جدید تصنیفات طلب فرمائیے



صرف ایک روپیہ میں ۱۶ عاشق خرید کیجیے

بیوفا عاشق	ار	دلفریب عاشق	ار	کمسن عاشق	ار	خرجدار عاشق	ار
باوفا عاشق	ار	دلپسند عاشق	ار	دل بہار عاشق	ار	ظریف عاشق	ار
دلربا عاشق	ار	بیدرد عاشق	ار	نوبہار عاشق	ار	خار عاشق	ار
فریاد عاشق	ار	حسین عاشق	ار	نغمہ عاشق	ار	معشوق عاشق	ار

ہندوستان کے مشہور شعرا کا مقبول عام کلام طلب فرمائیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان جلیل کلاں	عہ	دیوان حافظ مترجم	۱۲ر	رہبر گرامون فوٹو باتصویر کامل	عہ	مثنوی رہبر عشق	۲ر
دیوان جلیل خورد	۴ر	دیوان ظفر	۲ر	دیوان کیف	۸ر	غزلیات فوٹو ۱۲ قسم فی	ار
دیوان امیر	عہ	دیوان ضامن	۴ر	نوبہار کلکتہ	ار	قرب عشق	۳ر
صنم خانہ عشق	عما	دیوان صادق	۳ر	نغمہ شیرین	ار	لذت عشق	۳ر
دیوان غالب	۶ر	دیوان مومن	عہ	ترانہ شیرین	ار	بہار عشق	۳ر
دیوان ذوق	۶ر	دیوان ناسخ	عہ۴ر	ترانہ عشاق	ار	طلسم الفت	۵ر
دیوان بیدم	۸ر	دیوان شاد	عہ	راگ چمن	۲ر	میر حسن	
دیوان داغ	۱۲ر	کلیات میر	عہ۴ر	ونشر راگ	۱۰ر	گلزار نسیم	۲ر
آفتاب داغ	۸ر	کلیات نظیر	عہ	مجمع الاشعار	۴ر	خنجر عشق	ار
گلزار داغ	عہ	دیوان میر حسن	۸ر	گوہر قوالی	ار	دلفریب کجری	ار
باغ کلام اکبر	۴ر	دیوان جان	۴ر	گلدستہ قوالی	ار	دل بہار کجری	ار
باغ نہال اکبر	۴ر	دیوان چرکین	۲ر	بہار رشید	ار	دلپسند کجری	ار
						غنچہ دلربا کجری	ار

جملہ فرمائشیں بنام حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ بر آنا چاہیے